تار کا پتہ "الفضل" قادیان
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
قیمت فی پرچہ

THE ALFAZL QADIAN

اخبار
ہفتہ میں دوبار
الفضل
قادیان

ایڈیٹر : غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

جلد ۱۱	مطابق ۱۵ محرم سنہ ۱۳۴۲	مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۲۳ء	نمبر ۱۶

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ خطبہ جمعہ ۲۴ر اگست حضور نے واقعات حاضرہ کے متعلق ایک نہایت اہم اور ضروری مسئلہ پر ارشاد فرمایا۔ جس میں ہندوؤں کی ایک اور خطرناک چال سے مسلمانوں کو آگاہ کیا ٭

علاقہ ملکانہ کے چند راجپوتوں کو جو واپس جانے والے تھے۔ حضور نے ۲۴ر اگست بعد نماز مغرب نہایت مؤثر نصائح فرمائیں۔ اور اپنی قوم کو ارتداد کے گڑھے سے نکلنے کے لئے سعی کرنے کی تاکید کی ٭

امریکہ میں تبلیغ اسلام

پانچ ہفتوں میں ۳۹ نو مسلم

جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے مبلغ احمدیت کی مرسلہ چند تبلیغی رپورٹیں اکٹھی ملی ہیں۔ اسلئے انکو یکجا شایع کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

۱۰ نو مسلم

ہفتہ مختتمہ ۲۳ر جون میں برادرم شیخ احمد دین صاحب نو مسلم کی سعی سے چھ شخص مسلمان ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ چار یہاں شکاگو میں۔ اور دو سینٹ لوئس میں۔ شیخ صاحب ایک بڑے جوشیلے نو مسلم ہیں۔ انہوں نے اپنی جگہ میں بڑے جوش سے کام جاری کیا ہوا ہے۔ اور ان کا منشاء ہے کہ کچھ ایسے مبلغ ہوں۔ جو جنوبی ریاستوں میں یعنی ریاستہائے متحدہ کے جنوبی علاقوں میں جہاں زنگین نسل کے لوگ بڑی کثرت سے آباد ہیں۔ اور جن کی حالت باوجود اس ادعائے آزادی اب بھی پرانے غلاموں سے اچھی نہیں۔ ان کے ہاں ان کے درمیان مبلغ رہیں۔ اپنی روزی آپ کمائیں۔ اور پھر ان میں تبلیغ کریں۔ گو اسوقت ہمارے پاس آدمی نہیں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کی جاتی ہے کہ اس جنوبی علاقہ کے لئے مبلغ یہیں سے پیدا ہو جائینگے اور یہیں سے ہونے بھی چاہیئیں۔ کیونکہ جو اپنوں کا اثر ہو سکتا ہے۔ وہ غیروں کا نہیں ہوتا۔ دوسرے وہ لوگ دیکھتے ہیں۔ کہ آیا نئی تعلیم کا ان کے اپنے آدمیوں پر کیا اثر ہے۔ برادرم شیخ عبداللہ دین محمد موشابھی یہی لکھتے ہیں کہ جنوب میں بڑا عمدہ میدان ہے ٭

۲ نو مسلم

ہفتہ مختتمہ ۲۱ر جولائی میں دو شخص اسلام میں داخل ہو کر سلسلہ احمدیہ میں منسلک ہوئے۔ اس ہفتہ میں حضرت مفتی صاحب کا ایک لیکچر

سپرجوال ہال میں ہوا۔

یہودیوں کے محلہ میں

اتوار کے روز اپنے جلسہ اور نماز کے ختم ہونے کے بعد ہم شکاگو کے اس حصہ میں گئے۔ جہاں یہودی لوگ بستے ہیں۔ ہم ان کے لئے عجوبہ تھے۔ اور وہ ہمارے لئے۔ السلام علیکم اور شولم علیکم پر وہ ہمیں یہی سمجھیں کہ ہم بنی اسرائیل میں سے ہیں تاکہ یہ نہ سمجھ سکیں کہ کس ملک کے ہیں۔ پھر ہم ان کو بتلائیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ بعض کو یہ بھی معلوم نہیں کہ مسلمان یا مسلم لوگ کون ہوتے ہیں۔ پھر محمڈن کے لفظ پر چونک پڑتے ہیں اور بعض پوچھیں کہ محمڈن لوگ کون ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اس علیحدہ حصہ شہر میں اپنے طور پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بعض انہیں سے انگریزی بھی نہیں جانتے۔ جیسا کہ شکاگو کے چینی باشندے اکثر انگریزی نہیں جانتے۔ یا اگر جانتے ہیں۔ تو صرف دیہی ہندوستان کے دوکانداروں کی طرز کی انگریزی ۔

ایک عیسائی سے گفتگو

یہاں یہود کے بازار میں پادریوں کی طرف سے ایک اخبار روم کھلا ہوا ہے۔ اور اس کی غرض غالباً یہودیوں میں تبلیغ ہے۔ اس کے اندر میں گیا۔ چند ایک آدمی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان باتوں باتوں میں دینی گفتگو شروع ہو گئی۔ ایک یہودی جو مسیحیت کی طرف مائل تھا۔ اور دوسرا مسیحی تھا۔ وہ خاص طور پر متوجہ تھے۔ اس مسیحی سے میری گفتگو ہوئی اس نے اسلام کی خصوصیت پوچھی۔ میں نے کہا کہ اسلام کے ذریعہ خدا اب بھی بول سکتا ہے۔ جس طرح پہلے نبیوں کو بولا تھا۔ اور اب بھی اس سے بالمشافہ گفتگو ہو سکتی ہے۔ مجھ سے پوچھنے لگا کس طرح؟ میں نے کہا کس طرح میں اور آپ باتیں کر رہے ہیں۔ اس پر حیران ہوئے یہودی کہنے لگا کہ یہ بات تو بیشک عیسائیت سے بھی زیادہ ہے۔ اس پر وہ عیسائی کچھ بولا۔ میں نے اسکو کہا کہ قرآن شریف کا تم پر احسان ہے جو تمہیں مجبور کر رہا ہے کہ مسیح کو سچا نبی تسلیم کریں۔ ورنہ تمہاری بائبل اور نئے عہدنامہ پر جائیں۔ تو سچا نبی تو درکنار اسکو تو بھلا مانس یقین کرنا بھی مشکل ہے۔ بعض حوالے دکھلائے

اسپر وہ عیسائی کچھ یوں بیان کرنے لگا۔ یہودی کہنے لگا کہ یہ شخص تمہارے سامنے واقعات پیش کر رہا ہے اور تم اپنی منگھڑت باتیں پیش کرتے ہو۔ اسپر وہ کہنے لگا کہ مسیح ہمارے لئے مصلوب ہوا۔ میں نے کہا کہ یہ بات تو تمہارے خلاف پڑتی ہے کہ وہ جھوٹا ٹھیرتا ہے۔ یہ اسکی سمجھ میں نہ آئے۔ یہودی اسکو استثنا باب ۲۱ دکھلایا میں نے کہا کہ ابھی ایک حوالہ ہے۔ پھر اسکو بتلایا کہ تم لعنت کا مفہوم سمجھو تو کبھی نام نہ لو۔ کہ مسیح سے خدا ناراض ہو گیا مسیح خدا کے قہر کے نیچے آگیا۔ خدا سے دور ہو گیا۔ کہنے لگا کہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے۔ میں نے کہا کہ ایسا دعویٰ تو ہر ایک مصلوب کے لئے ہو سکتا ہے خواہ وہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو۔ کہنے لگا کہ مسیح کی لائف پاک ہے میں نے کہا کہ نئے عہد نامہ کے رو سے تو حضرت مسیح بڑے مشتبہ چال چلن کے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ شراب پینا اور پلانا۔ شراب معجزہ سے بنانا اور خود اس کا مقر ہونا۔ میں نے کہا کہ یہ پہلی بات ہے کہنے لگا کہ اس شراب میں الکحل نہ تھا۔ میں نے کہا کہ آپ کیمسٹری جاننے کا دعویٰ کرتے ہوئے ایسی بات کہتے ہیں اسپر وہ یہودی بولا کہ الکحل تو ہر شراب میں ہوتا ہے۔ اور اسکے بغیر تو کوئی شراب شراب ہی ہو نہیں سکتی۔ اسپر اس نے بہت پیچ و تاب کھایا اور کہا کہ میں بعض الفاظ کے کہنے سے ڈرتا ہوں میں نے کہا کہ آپ خوشی سے فرمائیں۔ میں ہر ایک کے سننے کے لئے

صوبہ متحدہ میں احمدی مبلغین کا دورہ

احباب جلدی اطلاع دیں۔

عنقریب ہمارا ایک تبلیغی وفد گورکھپور جانیوالا ہے جس کا مقصد اسلام کی خوبیاں بیان کرنا۔ آریوں کے اعتراضات کو رد کرنا اور فتنہ ارتداد کے متعلق مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنا ہوگا صوبہ متحدہ کے دوسرے مقامات جہاں کے احباب اپنے ہاں ہمارے مبلغوں کے لیکچر کرانا چاہیں۔ بہت جلدی اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے ہاں وفد بھیجنے کا انتظام کر دیا جائے ۔

خاکسار۔ ناظر تالیف و اشاعت
قادیان دارالامان

تیار ہوں لیکن خاموش ہو کر رہ گیا۔ چونکہ ہمنے آگے جانا تھا اسلئے یہاں تک بات ختم ہوئی اسی راستہ سے واپس گذرتے ہوئے وہ یہودی دوڑ کر ملا۔ اور کہا کہ کیا واقعی خدا سے کلام ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ ہاں۔ کہنے لگا کس طرح؟ میں نے کہا کہ اسکے لئے قواعد ہیں۔ کہنے لگا کہ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ میں نے کہا یہی کہ تم اپنے اخلاق کامل بناؤ۔ اور کامل زندگی بسر کرو۔ اور زندگی سے کامل فائدہ اٹھاؤ۔

کامیاب جلسہ

گذشتہ اتوار صبح کا اجلاس بہت کامیاب رہا مکان بالکل بھرا ہوا تھا بعض احباب کے لئے بیٹھنے کی جگہ بھی نہ تھی۔ سارا جلسہ کا وقت وہ کھڑے رہے۔ مکان تنگ ہے۔ اگرچہ تین کمرے اکٹھے کر لئے جاتے ہیں۔ کرسیاں اور بنچ بھی کافی نہیں تاہم دوست اس تکلیف کی پرواہ نہیں کرتے۔ گرمی بھی زیادہ تھی بعض لوگ کھلی جگہوں میں انتظام کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس سر دست اسکے لئے ذرائع نہیں۔ امید ہے اور تو تمام ضروریات پیدا کرتا رہیگا۔ کیونکہ وہی کارساز ہے۔

۵ نو مسلم

گذشتہ ہفتہ میں پانچ اشخاص مشرف باسلام ہو کر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اسلامی نام انکے لطیف۔ محب الرحمن۔ مبارک۔ یعقوب اور عبدالمنان رکھے گئے۔ انکی استقامت کیلئے دعا فرمائیں

رسول کریمؐ کے متعلق لیکچر

اس اتوار کے روز شہر کے ایک مشہور شخص مسٹر ولکاکس نامی نے اپنا اور حضرت مفتی صاحب کا لیکچر "نبی کریم" پر اخباروں میں اعلان کر دیا۔ اور فون کے ذریعہ مفتی صاحب کو اطلاع دی۔ چنانچہ حضرت مفتی صاحب وہاں تشریف لے گئے۔ مجھے بھی بولنے کے لیے وقت دیا گیا۔ حضرت مفتی صاحب کا لیکچر بہت کامیاب رہا۔ آخر میں مسٹر ولکاکس نے حضرت نبی کریم کی تعریف میں بہت سے الفاظ کہے کہ آپ بہت بے نظیر انسان تھے دنیا کے بہت بڑے محسنوں میں سے تھے۔ آپ کو خدا تعالیٰ پر پکا اور سچا ایمان تھا۔ اپنی ذاتی قابلیت کے لحاظ سے بے نظیر اور لاثانی شخص تھے دنیا میں آپ نے اخوت اور مساوات کی بنیاد ڈالی۔ صفحہ تاریخ پر اپنا روشن نام اور قابل تقلید نمونہ چھوڑ گئے ہیں۔ یہ بھی کہا کہ آپ کی تعلیم بدی کا مقابلہ کرنے میں بہت کامیاب ہے۔ بدی کے سامنے جھک جانا آپ نے نہیں سکھایا ۔ (۲۸ رجون)

۱۶ نو مسلم

ہفتہ زیر رپورٹ میں ۱۶ کس مشرف باسلام ہو کر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ خدا تعالیٰ

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)
یوم سہ شنبہ - قادیان دار الامان - مورخہ ۲۸ اگست ۲۳ء

احمدی مبلغین کے جبری اخراج کے متعلق بھرت پوری کونسل کا حکم اور آریہ اخبارات کی بیجا حمایت

بھرت پوری کونسل نے احمدی مبلغین کو اپنے علاقہ سے جبراً خارج کر دینے کے متعلق جو کارروائی کی ہے۔ اس کی نسبت گذشتہ پرچہ میں مفصل طور پر لکھا گیا ہے۔ ہر ایک وہ شخص جو ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر اس مضمون کو پڑھیگا۔ وہ ضرور ریاست کی کارروائی کو ظلم اور جبر قرار دیگا۔ اور اسے مذہبی آزادی میں افسوسناک دست اندازی سمجھیگا لیکن بایں ہمہ آریہ اخبارات نے ریاستی کارروائی کی تائید میں آواز اٹھائی ہے۔ اور بلا کسی ثبوت کے احمدی مبلغین پر بدامنی پھیلانے کا الزام لگایا ہے۔ چنانچہ اخبار تیسری (۱۸۔ اگست) نے "الفضل" کا وہ تار نقل کرتے ہوئے جو ۱۴۔ اگست کے پرچہ میں جناب چوہدری عبد اللہ خان صاحب بی اے بی۔ ٹی نائب امیر المجاہدین کا کونسل مذکور کی کارروائی کے متعلق شایع ہو چکا ہے۔ یہ عنوان رکھا ہے "ریاست بھرتپور میں احمدیوں کی شرارتیں رنگ لانے لگیں"

اور اخبار ملاپ (۱۸۔ اگست) "احمدی مبلغین کا ریاست بھرتپور سے اخراج" کے عنوان سے لکھتا ہے :-

"ریاست کو تنگ آکر ان ناخواندہ مہمانوں کو اکرن سے نکل جانے کا حکم دینا پڑا۔ ......

...... ریاست بھرتپور پر اتہام لگایا جاتا ہے کہ ...... بھیجنے کا۔ اور آخر کردنی خویش آمدنی پیش آمد ...... کہ ان حضرات کو مجبوراً اکرن سے نکل جانے کا حکم دینا پڑا۔ حالانکہ دوسرے مسلمان علماء بے کھٹکے اکرن میں جاسکتے ہیں۔ اور اپنا تبلیغی کام کر سکتے ہیں"

اخبار پرکاش (۱۹ اگست) بعنوان "ریاست حیدر آباد سے احمدیوں کا اخراج" لکھتا ہے :-

"بوجہ اسکے کہ ملکانہ راجپوتوں کے اپنی اصل ہندو برادریوں میں واپسی کی تحریک شروع ہوئی ہے۔ احمدی مبلغین نے ریاست بھرت پور میں عجیب ادہم مچا رکھا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ خواہ مخواہ دوسروں کے معاملات میں دخل اندازی کر کے موجب بدامنی ہوتے ہیں۔ ان کی ان حرکات سے مجبور ہو کر بھرتپور کونسل نے ان کو حدود ریاست سے ۲۴ گھنٹے کے اندر نکل جانے کا حکم دیا ہے ...... یہ حکم محض احمدیوں کے خلاف نہیں۔ بلکہ تمام ایسے اشخاص کے خلاف ہے۔ جن کی موجودگی سے نقض امن کا اندیشہ ہے"

آریہ اخبارات نے جس عقل و خرد سے کام لیکر اور ہوش و حواس کو بیجا رکھ کر یہ سطور لکھی ہیں۔ وہ تو اسی سے ظاہر ہے کہ پرکاش کے نزدیک احمدیوں کو ریاست حیدر آباد سے خارج کر دیا گیا ہے۔ پھر پرکاش تو یہ لکھتا ہے۔ کہ یہ حکم صرف احمدیوں کے خلاف نہیں۔ بلکہ سب مسلمان مبلغوں کے لئے ہے۔ لیکن "ملاپ" کہتا ہے کہ احمدیوں کے سوا دوسرے مسلمان علماء بے کھٹکے اکرن میں جاسکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ "ملاپ" نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اور احمدی مبلغین کے متعلق بھرت پوری کونسل کی جابرانہ کارروائی کو جائز ثابت کرنے کے لئے یہ غلط بیانی کی ہے۔ لیکن پرکاش نے اس کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ اور صاف الفاظ میں بتا دیا کہ کوئی بھی مسلمان مبلغ اس علاقہ میں نہیں جا سکتا۔ کونسل نے سب کو روک دیا ہے۔ اور بات بھی یہی درست ہے۔ کسی اسلامی مبلغ کو بھی وہاں تبلیغ کا کام کرنے کی اجازت نہیں۔ برخلاف اسکے گو ریزولیوشن میں ہندو کا لفظ رکھا گیا ہے لیکن عملی طور پر اس کا کچھ اثر نہیں۔ آریہ اب بھی اس ریاست میں مسلمانوں کو مرتد بنا رہے ہیں۔ اور کیوں نہ بنائیں۔ جبکہ ان کے لئے آزادی کے ساتھ اپنی کارروائی جاری رکھنے کی کافی سے زیادہ گنجائش اس حکم میں پہلے ہی رکھ دی گئی ہے۔ کیونکہ احمدی مبلغین کے متعلق تو بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے یہ قرار دیدیا گیا ہے کہ ان کی وجہ سے امن عامہ میں خلل پڑتا ہے۔ اور اس کلیہ کے ماتحت جو بھی اسلامی مبلغ اب ریاست میں داخل ہو گا اسے بدامنی کا باعث قرار دیدیا جائے گا۔ جس کے لئے نہ کسی ثبوت کی ضرورت ہے اور نہ کسی تحقیقات کی۔ لیکن آریہ چونکہ صدیوں کے مسلمانوں کو مرتد کر کے ہندو بنا رہے ہیں۔ اور جو لوگ ان کے جال میں نہیں پھنستے۔ ان پر دوسروں سے طرح طرح کے ظلم و ستم کرا رہے ہیں۔ اسلئے وہ نہایت امن پسند اور صلح جو ہیں۔ ان کو ریاست کے علاقہ سے نہ صرف نکالنے کی کوئی وجہ نہیں۔ بلکہ ان کے لئے ہر قسم کی آسانیاں اور سہولتیں مہیا کرنے کی ضرورت ہے اور مہیا کی جا رہی ہے۔ چنانچہ احمدی مبلغین کو ریاست سے جبراً خارج کر دینا بھی ان کے لئے بہت بڑی سہولت ہی مہیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ بغیر روک ٹوک اور آسانی سے مسلمانوں کو مرتد بناتے اور ارتداد پر پختہ کرتے رہیں ؛

رہا یہ بہانہ کہ احمدی مبلغین چونکہ نقض امن کا باعث ہوتے ہیں۔ اسلئے ان کو نکالا گیا ہے۔ یہ نیا پودا اور فضول بہانہ ہے۔ کہ جس کا ثبوت

نہ تو ریاستی کونسل نے کچھ دیا ہے۔ نہ وہ دے سکتی ہے۔ اور نہ ہی آریہ اخبارات کے پاس کچھ ہے۔ آریہ اخباروں نے محض ریاستی الفاظ کو سامنے رکھ کر بڑبڑانا شروع کر دیا ہے کہ "بھرت پور میں احمدیوں کی شرارتیں رنگ لائیں" "ریاست کو تنگ آ کر احمدی مبلغوں کو نکل جانے کا حکم دینا پڑا" "احمدی مبلغوں کی حرکات سے مجبور ہو کر بھرت پور کونسل نے ان کو حدود ریاست سے ۲۴ گھنٹے کے اندر نکل جانے کا حکم دیدیا"

اگر آریہ اخبارات نے محض ریاستی حکام کی ہاں میں ہاں ملانے کے لئے اور اس جابرانہ اور متشددانہ حکم پر پردہ ڈالنے کے لئے احمدی مبلغین پر یہ الزام نہیں لگایا۔ تو ہم انہیں چیلنج دیتے ہیں۔ کہ ہمارے مبلغین کے ریاستی علاقہ میں کئی ماہ کام کرنے کے عرصہ کا کوئی ایک واقعہ ہی ایسا پیش کریں۔ جس سے امن عامہ میں خلل واقع ہوا ہو اور احمدی مبلغین نے کوئی ایسا فعل کیا ہو۔ جو بدامنی کا باعث ہو سکتا ہو۔ اگر کوئی معمولی سے معمولی واقعہ بھی ایسا نہیں پیش کیا جا سکتا۔ اور ہرگز پیش نہیں کیا جا سکتا۔ تو اس بناء پر احمدی مبلغوں کو ریاست سے جبراً نکالنا صریح ظلم اور مذہبی دست اندازی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ ہم اسے برداشت کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں اور اس کے خلاف جہاں تک ممکن ہو گا۔ آئینی جد و جہد کرینگے۔ بھرت پور کیا کسی بڑی سے بڑی دنیاوی طاقت کو بھی یہ حق نہیں کہ کسی کی مذہبی آزادی غصب کرے۔ اور اس پر ناجائز اور ناروا قیود لگائے۔ احمدی مبلغین شروع دن سے بھرت پور کے علاقہ میں حکام علاقہ کے جور و ستم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ چکسانہ کے تھانہ دار نے جس کے حلقہ میں اکرن اور دوسرے مرتد شدہ دیہات واقع ہیں۔ طرح طرح سے احمدی مبلغین کو تنگ کیا۔ اور دکھ پہنچائے۔ جس کی طرف ریاست کے ذمہ وار حکام کو توجہ دلائی گئی۔ لیکن تھانیدار مذکور ابھی تک اسی علاقہ میں من مانی کارروائیاں کر رہا ہے۔ پھر وعظ نہ کرنے اور ۲۴ گھنٹے سے زیادہ قیام نہ رکھنے کے بے جا حکم کی بھی پوری پوری پابندی کی گئی۔ با ایں ہمہ امن عامہ میں خلل واقع ہونے کا بہانہ بنا کر احمدی مبلغوں کو ریاست سے نکال دیا گیا۔ تاکہ مرتد شدہ مسلمانوں کو سمجھانے بجھانے سے بالکل روک دیا جائے۔ اور وہ لوگ جو ابھی تک مسلمان کہلاتے ہیں۔ ان کو ارتداد کے گڑھے میں گرانے کے لئے آریوں کا رستہ صاف کر دیا جائے۔

ہم ابھی تک مہاراجہ صاحب بھرت پور سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنی ریاست میں اس صریح بے انصافی اور مذہبی دست اندازی کو جاری نہ رہنے دینگے۔ کیونکہ اسکے نتائج نہایت خطرناک رونما ہونگے۔

والیٔ دکن اور اخبار "نیشن"

اخبار نیشن کے حوالہ سے یہ خبر اخبارات میں شایع ہو رہی ہے۔ کہ حضور نظام دکن اور مہاراجہ اودے پور بھی حکومت سے دست بردار ہونیوالے ہیں۔ ہمارے نزدیک افواہ گھڑنے کی وجہ سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ مہاراجہ نابھہ کے حکومت سے دست بردار ہونے سے جو ہلچل اکالیوں میں پیدا ہوئی ہے۔ اسی قسم کی رو ہندو مسلمانوں میں پیدا کر کے اپنی آواز کو مضبوط اور پرزور بنائیں۔ اس امر کو اس سے اور بھی تقویت پہنچتی ہے کہ نیشن اکالی اخبار ہے۔ اور اکالیوں نے حال ہی میں اسے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے خریدا ہے۔

ہمیں اکالیوں کے جائز مطالبات سے ہمدردی ہے۔ لیکن ہم "نیشن" کے اس قسم کے طرز عمل کو ہرگز مناسب نہیں سمجھتے۔ جو اس نے نظام حیدرآباد اور مہاراجہ اودے پور کے متعلق افواہ پھیلانے میں اختیار کیا ہے۔ اگر "نیشن" کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے۔ تو اُسے پیش کرنا چاہئیے۔ ورنہ خواہ مخواہ ایسی افواہوں کی اشاعت سے پرہیز کرنا چاہئیے۔ جو بہت بڑے حلقہ میں انتشار اور اضطراب پیدا کرنے کا موجب ہو سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم ان آریہ اخبارات کو تنبیہ کرنا چاہتے ہیں۔ جو بعنوان "نظام حیدرآباد بھی گدی سے دست بردار ہونیوالے ہیں" اس افواہ کو شایع کر کے مسلمانوں میں بے چینی پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ بھی بے سروپا افواہوں کی اشاعت سے باز رہیں۔

مہاشہ شردھانند کا سنیاس

مہاشہ شردھانند عام طور پر اپنے آپ کو سنیاسی شردھانند لکھتے ہیں۔ چنانچہ حال میں مباحثہ کے متعلق ان کی طرف سے جو اعلان شایع ہوا ہے۔ اسپر "نویدک شردھانند سنیاسی" لکھا ہے۔ لیکن پنڈت دیانند صاحب کی ستیارتھ پرکاش کی رو سے وہ ہرگز سنیاسی کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ کیونکہ اس میں صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ:۔

"براہمن ہی سنیاس لے سکتا ہے۔" صفحہ ۱۵۲ ایڈیشن چہارم اور منوجی کا ایک قول نقل کر کے بتایا ہے کہ:۔

"اس سے ظاہر ہوا کہ سنیاس لینے کا حق زیادہ تر براہمن کا ہے۔ اور کھشتری وغیرہ کا برہمچریاشرم وغیرہ۔" صفحہ ۱۵۲

مگر مہاشہ شردھانند صاحب برہمن نہیں ہیں بلکہ کھشتری ہیں پس جبکہ وہ اپنے گورو کے فیصلہ کے مطابق سنیاسی بن ہی نہیں سکتے۔ تو ان کا "سنیاسی" کہلانا کیا حقیقت رکھتا ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ پنڈت دیانند صاحب کی وقعت آریہ صاحبان میں اتنی بھی نہیں ہے۔ جتنی کسی معمولی انسان کی ہونی چاہئیے۔ اسی لئے ان کا ہر وہ فیصلہ جو آریوں کی منشار کے مطابق نہ ہو اُسے ٹھکرا دیتے ہیں۔ جیسا کہ ہم کئی بار ثابت کر چکے ہیں۔ پس اگر مہاشہ شردھانند سنیاسی کہلا کر اپنے گورو کے اس فیصلہ کو رد کر رہے ہیں کہ "برہمن ہی سنیاس لے سکتا ہے۔" تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

۷۱۶

مکتوباتِ امام

(مُرسلہ جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک)

خط بنام مولوی مبارک علی صاحب مبلغ جرمنی

مکرمی ماسٹر صاحب! السلام علیکم۔ الحمد للہ کہ مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ تاروں سے شبہ پڑتا تھا مگر وہی تاویل کی گئی۔ جو آپ نے لکھی ہے۔ کہ پہلے تار میں وقت نہیں دیا گیا تھا۔ دوسرے میں وقت بتایا گیا ؛

یہ معلوم کرکے کہ مصری قومی وفد نے مخالفت کی ہے۔ سخت تعجب ہوا۔ ان لوگوں کو ہمارا کیا حال معلوم ہے۔ اُمید ہے کہ آپ نے ان کی تردید کردی ہوگی۔ اس وقت وقت کافی نہیں۔ اگلے ہفتہ میں اس کے متعلق یہاں سے مضمون لکھوا کر بھجوا دوں گا۔ جس میں پوری طرح اس خیال کی تردید ہوگی۔ کہ ہم انگریزوں کے ایجنٹ ہیں ؛

خلیفۃ المسیح کے متعلق اعتراض سُنکر تعجب ہوا۔ مسیح کا لفظ تو عیسائیوں میں ایسا رائج نہیں۔ جیسا کہ یسوع کا۔ مسیح تو نام نہیں۔ بلکہ ایک عہدہ ہے۔ یہ لفظ عربی اور عبرانی میں مشترک ہے۔ اور اس کے معنے ممسوح کے ہیں۔ جس کو خدا تعالیٰ نے برکت دی۔ اور اپنا ہاتھ اس پر رکھا۔ پس اس میں عیسائیوں سے کونسی نسبت ہوگئی۔ اور پھر کیا لفظ خلیفہ اس امر پر دلالت کرنے کے لئے کافی نہیں۔ کہ یہ آنے والے مسیح کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ جو مسلمان ہے۔ اگر ہم ان لوگوں کے اس اعتراض کو مان لیں۔ تو کل کو ہمیں ان کے اس اعتراض کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے کہ مسیح موعود مرزا صاحب کو کیوں کہا جاتا ہے۔ یہ تو عیسائیت کی بُو اپنے اندر رکھتا ہے۔ کیا مسیح حضرت صاحب کو کہنے سے اعتراض نہیں پڑتا۔ اور آپ کے جانشین کو خلیفۃ المسیح کہنے سے زیادہ اعتراض پڑتا ہے۔ پس خلیفۃ المسیح کا لفظ بدلنے کے معنے یہ ہونگے۔ کہ ہم مسیح موعودؑ کو مسیح موعود کہنا چھوڑ دینے کے لئے بھی تیار ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اس وقت کے امام کا نام مسیح رکھا ہے۔ پس اس کا خلیفہ، خلیفۃ المسیح ہے اور جو شخص رُوحانی حکمتوں کو جانتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ لفظ عیسائیوں کی مشابہت نہیں رکھتا بلکہ مسیحیت کے فتنہ کے پاش پاش کرنے کے لئے یہ ایک زبردست حربہ ہے ؛

سیاست کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا ہے مجھے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے نہ سلسلہ کی سیاست کو سمجھا ہے۔ اور نہ خود سیاست سے آپ کو اچھی طرح واقفیت ہے۔ جس کی وجہ سے معترضوں کو آپ اچھی طرح جواب نہیں دے سکتے ہمارا یہ ہرگز دعوےٰ نہیں۔ کہ انگریزوں کی ہر ایک شخص کو تائید کرنی چاہیئے۔ اور نہ یہ دعویٰ ہے۔ کہ انگریزی حکومت کا حق ہے۔ بلکہ ہم جو کچھ کہتے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ ہر ایک ملک کی رعایا کو اپنے ملک کے قانون کا احترام کرنا چاہیئے اور یہ کہ انگریزوں کی آمد سے ہندوستان کو بہت کچھ فائدہ پہنچا ہے۔ اور انگریزی حکومت کو چونکہ ملک تسلیم کرچکا ہے۔ اس سے بموجب قواعد انٹرنیشنل اور قواعد اخلاق سمجھوتہ کرکے ان سے حکومت لی جاسکتی ہے ؛

حُریّت ایک اچھی چیز ہے بیشک۔ مگر کیا جرمن والے اس امر کے لئے تیار ہیں کہ پلیبائیٹ کے ذریعہ رین یا بویریا کو اپنے سے الگ کردیں۔ کیا سدرن امریکہ کی لڑائی جائز تھی۔ اور اسے یورپ کے مُدبّر حریت کے لئے کوشش کہتے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا جرمنی اب ہمبرگ اور برمن کو آزاد کرنے کے لئے تیار ہے یا حریت کے مدعی ان شہروں کی ایسی کوشش کو جائز سمجھتے رہے ہیں۔ یا اب جائز سمجھتے ہیں۔ پہلے ایک اصل قائم کرنا چاہیئے۔ اور پھر اس اصل کے ماتحت ہر ایک امر کا فیصلہ ہونا چاہیئے یہ نہیں کہ دوسرے کے لئے اور قانون۔ اور اپنے لئے اور ؛

ایک خواب اور اُسکی تعبیر

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا۔

یہ نہایت ہی ادب سے عرض گذار ہوں کہ مَیں نے آپ کے سلسلہ کی کتابوں کا کافی سے زیادہ مطالعہ کیا ہے۔ اور سلسلہ کی سچائی کافی سے زیادہ اثر کرچکی تھی۔ مگر مخالفوں کی بات سے دل چکراتا تھا تاہم دل پر پورا اثر تھا۔ اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی درگاہ میں بھی دعائیں کرتا رہا کہ اے باری تعالیٰ دُنیا کی حالت دیکھ کر ششدر ہوں۔ معاملہ سمجھ میں نہیں آتا تو ہی اس معاملہ کا فیصلہ کر۔ عرصہ اس حالت میں گذر چکا تھا۔ کوئی صورت فیصلہ کی معلوم نہ ہوئی آخر گذشتہ رمضان میں بوقت تین بجے رات یوں خواب آیا کہ ایک دیوار شمالاً جنوباً کافی لمبی ہے جس میں شاید پانچ لال ٹینیں جو کونہ شیشے والی جل رہی ہیں۔ اور مَیں جنوب سے کم از کم پچاس گز کے فاصلہ سے چلتا ہوا شمال کی طرف ان بتیوں کی سمت چلا جارہا ہوں۔ اور وہ وقت قریباً صبح ہونے کا معلوم ہوتا ہے۔ یعنی رات کی تاریکی کم معلوم ہوتی ہے۔ ان میں سے چار بتیاں جو جنوب کی طرف ہیں۔ وہ کم روشنی دیتی ہیں۔ مگر شمال والی بتی زیادہ روشنی دے رہی ہے۔ میں جنوب سے شمال کو جاتے جاتے ان بتیوں کے قریب پہنچنے سے پیشتر واپس جنوب کی طرف لوٹ پڑا۔ ابھی چند قدم ہی واپس آیا۔ تو زمین پر ہری ہری گھاس اور ایک سڑک پر چھوٹی سی نالی پر چھوٹا سا پُل نظر آیا جو صبح کی تاریکی کی وجہ سے بالکل صاف تو نظر نہ آیا مگر پھر بھی کافی نظر آتا تھا۔ اس پُل پر سے گذرتا ہوا ایک شخص معمولی سفید کپڑے پہنے جنوب سے شمال کو آتا ہوا مقابل میں ملا۔ جبکہ ہم جنوب کی طرف لوٹ کر آرہے تھے۔ ہم نے اُن سے دریافت

کیا۔ کہ آپ کو [illegible] نے جواب دیا کہ کیا تو ہم کو نہیں جانتا [illegible] نے جواب دیا۔ نہیں۔ پھر انہوں نے جواب دیا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں۔ اس پر میں نے آپ کے ہاتھ اپنے سینے کے ساتھ لگا کر خوب مضبوط پکڑ لئے۔ اور یوں عرض کی۔ کہ میرا ایک سوال ہے۔ آپ اس کا جواب دیں حکم ہوا سوال کرو۔ میں نے عرض کیا۔ کہ خلیفۃ المسیح قادیانی جو اپنا دعوے کر رہے ہیں۔ کہ میں مسیح اور امام مہدی موعود ہوں۔ اور آپ کا حقیقی پیرو ہوں۔ کیا وہ وہی شخص ہے۔ کہ جسکی آمد کا دنیا انتظار کر رہی تھی۔ جواب ملا کہ نہیں وہ شخص نہیں ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اگر وہ شخص نہیں ہے۔ تو کون ہے۔ تاکہ اس کا دامن پکڑ لیں۔ اس کا مجھکو یہ جواب ملا۔ کہ ایک عورت جو تاتاری ہے۔ اس کے ہاں ہوگا۔ پھر دریافت کیا گیا۔ کہ کب ہوگا۔ اس کا جواب نہیں ملا تھا کہ آنکھ کھل گئی چونکہ میں اپنی عقل سے اس معاملہ کی تہ تک نہیں پہنچ سکا۔ اس لئے آپ کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ کیا آپ کافی جواب دیکر مشکور فرمائینگے۔ آپ کا احسانمند رہونگا۔

اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔

خواب آپ کی بالکل سچی ہے۔ واقعہ میں میں مسیح موعود نہیں۔ اس سوال کا جواب کہ خلیفۃ المسیح قادیانی جو دعوے کر رہے ہیں۔ کہ میں مسیح موعود ہوں کیا وہ وہی شخص ہے کہ جسکی آمد کا انتظار دنیا کر رہی تھی۔ یہی ہونا چاہیئے تھا۔ کہ خلیفۃ المسیح قادیانی مسیح موعود نہیں۔ کیونکہ خلیفۃ المسیح تو مسیح موعود کا خلیفہ ہے خود مسیح موعود نہیں ہے۔ پس ہم وہ کس طرح ہو سکتے ہیں جسکا انتظار دنیا کر رہی تھی۔ ہاں اگر آپ یہ سوال کرتے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مسیح موعود ہیں تو آپ یہی جواب دیتے۔ کہ ہاں وہی ہیں۔ میرا دعوے تو مسیح موعود کا خلیفہ ہونے کا ہے نہ کہ مسیح موعود ہونے کا۔ پس خواب بالکل سچی ہے [illegible] آپ نے جو سوال کیا تھا۔ اس کے مطابق آپ کو جواب مل گیا ہے۔ باقی رہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ وہ کسی تاتاری عورت کے پیٹ سے ہو گا یہ بھی بالکل سچی شناخت مسیح موعود کی ہے۔ وہ تاتاریوں میں سے ہی ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مغل جو ہیں۔ وہ تاتاری ہیں۔ اور آپ کی خواب اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے۔ کہ مسیح نے آسمان سے نہیں اترنا۔ کیونکہ رسول کریمؐ نے آپ کو خواب میں فرمایا کہ وہ تاتاری ہیں۔ اب رہا یہ کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ ہو گا۔ اور ہم کہتے ہیں کہ ہو چکا۔ سو یہ حصہ خواب بھی درست ہے ہم جو مانتے ہیں۔ ہمارے لئے ہو چکا۔ آپ جو نہیں مانتے آپ کے لئے ہو گا۔ جو شخص جب مانتا ہے۔ اس کے لئے اسی وقت ہوتا ہے۔ پس آپ کی خواب بہت واضح اور حقیقت پر دلالت کرنے والی ہے۔ آگے ماننا نہ ماننا آپ کے اختیار میں ہے

حضرت مسیح موعودؑ کی دو خاص بیماریوں کی حکمت

ایک خط کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔

بیماریاں طبعی اسباب کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ جو کبھی والدین کے اثر سے بچے میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کبھی بچپن کی کمزوری کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ کبھی جوانی کی بدعنوانیوں یا نہایت سخت محنتوں یا بہت بڑے فکروں اور ذمہ داریوں کے نتیجہ میں ہوتی ہیں۔ یا صحت کے مطابق سامان نہ بہم پہنچنے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ خوراک کے بعض نقائص کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ عام اسباب بیماریوں کے یہی ہیں۔ اور بعض خاص قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ جنکو متعدی کہتے ہیں۔ ان کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ایک انسان ایسے انسان سے مل کر بیٹھتا ہے یا صحبت میں رہتا ہے جسکو کوئی متعدی بیماری ہوتی ہے۔ اور اسکو بھی لگ جاتی ہے۔ پس یہ بیماریوں کے اسباب ہیں۔ روحانی اور شرعی حکمتیں تلاش کرنا یہ بہت مشکل کام ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض دفعہ بیماریوں میں شرعی حکمتوں کے ماتحت ہوتی ہیں لیکن جو چیزیں [illegible] میں سے ایک ہو اس کا قطعے ذریعہ میں سے نکال لینا بڑا مشکل کام ہے۔ ان کا علم تو الٰہی تفہیم کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ ظاہری حالات میں ہم کو اسے اس قانون قدرت کی طرف ہی منسوب کر دینا چاہیئے۔ جو دنیا میں جاری نظر آتا ہے۔

باقی رہا یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دو بیماریوں کا کیوں ذکر کیا ہے۔ سو اس کے دو سبب ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ ایسی بیماریاں ہیں کہ جو کسی انسان کی علامت بن سکتی ہیں۔ اس لئے کہ یہ اسکی تمام زندگی اور اس کی تمام زندگی کے کاموں پر موثر ہیں۔ اور کوئی شخص بناوٹ سے ایسی بیماریاں نہیں بنا سکتا۔ ذیابیطس کا پیدا کرنا تو انسان کے اختیار میں ہی نہیں ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص اپنے اختیار سے اور بناوٹ سے پیشاب میں اس قدر زیادتی کر لیوے۔ کہ وہ ذیابیطس کے مشابہ ہو جائے۔ پس جو چیز بناوٹ سے نہیں پیدا کی جا سکتی وہ ایک علامت ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے کسی کی پہچان ہو سکتی ہے۔ دوسری بیماری دوران سر ہے۔ دوران سر کی ظاہری علامتیں طبیبوں کو نظر نہیں آتیں۔ دوران سر کی بیماری جو حقیقی صورت میں ظاہر ہو۔ یعنی عارضی نہ ہو۔ جو ہر ایک آدمی کو کبھی نہ کبھی ہو جاتی ہے۔ وہ انسان کی زندگی پر ایسا گہرا اور لمبا اثر کرتی ہے کہ کوئی شخص اس بیماری کو بنا نہیں سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنی ساری زندگی کو بیکار نہ کر لیوے۔ اسکو اپنی روزانہ زندگی میں ایک حصہ بناوٹ اور تکلف سے اس بات کے لئے وقف کرنا پڑیگا۔ کہ وہ ہر قسم کے آراموں۔ کاموں اور ہر قسم کی خوشیوں سے آپ کو جدا کر کے ایک نہایت ہی تکلیف دہ حالت میں مبتلا ہو کر لیٹ جاوے۔ اور کوئی شخص ساری عمر کے لئے اپنی خوشی سے ایسا دکھ نہیں سہار سکتا۔ پس یہ بھی ایک علامت ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے مسیح موعود کی شناخت ہو سکتی تھی یہ تو ظاہری وجہ ہے۔ باطنی وجہ اس پیشگوئی کی یہ ہے

ذیابیطس اور دوران سر حقیقی جو ہوتے ہیں۔ ان کا اثر انسان کی صحت پر ایسا گہرا پڑتا ہے۔ اور وہ اس حد تک لاعلاج ہو جاتے ہیں۔ کہ ان دو بیماریوں میں مبتلا تو الگ رہا۔ ان دونوں بیماریوں میں سے کسی ایک بیماری کا مبتلا بھی دنیا میں کوئی مفید کام نہیں کر سکتا۔ اور ایک لمبے عرصہ تک فکروں اور غموں کی برداشت کی طاقت نہیں رکھ سکتا۔ پس مسیح موعود کی ان دو بیماریوں کا ذکر کر کے اور اس کی یہ وجہ بتا کے کہ وہ دو فرشتوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اُترے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ مسیح موعود ایسی دو بیماریوں میں مبتلا ہو گا۔ کہ ان میں سے ایک بھی انسان کی زندگی تلخ کر دینے کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ پھر بھی وہ خدا کی دی ہوئی نصرتوں کے ساتھ تمام زمین کو فتح کریگا اس میں اسلام کو جاری کر دیگا۔ اس سے بڑھ کر اور دنیا کے لئے کیا نشان ہو سکتا ہے ؛

الہام جو ہے۔ یہ ایک نتیجہ ہے محبت کا۔ اور نتائج محبت کی درخواست کرنا اور طمع رکھنی یہ فعل اعلےٰ درجہ کے اخلاق میں سے نہیں سمجھا جاتا۔ مثلاً زید بکر کا دوست ہے۔ دوستی کی علامتوں میں سے بعض ظاہری علامات بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ دوست دوست کے ملنے کے لئے جاتا ہے۔ تو وہ اس کیلئے عمدہ کھانا تیار کرتا ہے۔ مگر اس سے زیادہ کوئی شخص دوستی کے رنگ میں کمینہ نہیں ہو سکتا۔ جو اپنے دوست کو دوستی کی وجہ سے ملنے نہیں جاتا۔ بلکہ اسلئے جاتا ہے کہ وہ اسکو کھانا کھلائے۔ پس اللہ تعالیٰ سے محبت اس کی محبت کی خاطر ہونی چاہیئے۔ شریعت کے احکام تو ذمہ داریاں اور فرائض ہیں۔ فرائض اور ذمہ داریوں کو انسان کسی غرض کے لئے نہیں بجا لایا کرتا۔ کوئی شخص گورنمنٹ سے اس لئے انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا کہ اس نے چوری نہیں کی۔ ڈاکہ نہیں ڈالا۔ پس فرائض کے بجا لانے سے اس بات کا حقدار نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی خاص قسم کے دروازے رحمت کے کھول دے۔ فرائض تو اس لئے ادا ہونے چاہیئیں کہ وہ فرائض ہیں۔ اور اسلئے کہ وہ اپنی ذات میں مفید احکام ہیں۔ اور نوافل اس لئے ادا ہونے چاہیئیں کہ وہ فرائض کی کمی کو پورا کریں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو اس کے لئے کھینچیں اس کے بعد جو نعمتیں اور انعامات ہیں۔ ان کو خدا پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ جو وہ چاہیگا۔ اسکو دیگا ؛

جماعت کی ترقی کے لئے دُعا

ایک شخص کو حضور نے حسب ذیل خط لکھوایا :-

آپ کی بیعت کا خط پہونچا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہو کہ آپ کو ثبات اور استقلال عطا فرمائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ نماز آپ کو صرف احمدی امام کے پیچھے پڑھنی چاہیئے۔ اور اگر اور احمدی امام نہ ہو۔ تو اپنے عزیزوں اور دوستوں کو لیکر خود جماعت کرا لیا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔ اور کوشش بھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ہاں جماعت پیدا کر دے۔ کہ مومن اکیلا نہیں رہتا۔ رب لا تذرنی فردًا و انت خیر الوارثین پڑھتے رہیں۔ اور جن دعاؤں کا آپ نے لکھا ہے۔ ان میں سے اکثر مسنون نہیں ہیں لوگوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ آپ جو دعا صحیح حدیث سے مروی ہو۔ بے شک پڑھیں۔ ورنہ نماز میں دُعاؤں پر زور دیں۔ اور دوسرے اوقات میں سورہ فاتحہ کہ دعاؤں میں سے اکمل ہے۔ اور استغفار اور تسبیح اور تحمید اور درود پڑھا کریں۔ خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھیں ؛

احمدیہ دار التبلیغ آگرہ کا پتہ
تار کے لئے صرف اتنا کافی ہے
"احمدیہ۔ آگرہ"

میدان ارتداد میں
احمدی مجاہدین کی تبلیغی کوششیں

زبردستی "شدھی" اور محبت سے شدھی

جناب شیخ غلام احمد صاحب نو مسلم نو گاؤں سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ نو گاؤں سے گربھر نامی ایک ملکانہ لاڑپور میں اپنی بہن کو لینے کے لئے گیا۔ اس کا بہنوئی مرتد ہو چکا تھا۔ اس نے گربھر کو مجبور کیا کہ جب تک تو مرتد نہ ہو۔ میں اپنی بیوی کو روانہ نہیں کر سکتا۔ گربھر اپنی بہن کو لانے کے لئے مرتد ہو گیا۔ مگر یہاں آنے پر کالے خان اور ہری خان کے ذریعہ سمجھانے پر وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا ؛

سانڈھن میں ہمارا سکول

سانڈھن ضلع آگرہ کا مشہور گاؤں ہے۔ اب تک اس گاؤں نے شدھی کا ہمت سے مقابلہ کیا ہے۔ اس گاؤں میں ہمارا سکول قائم ہے۔ جسمیں کئی طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ سکول کی عمارت گاؤں کے وسط میں اونچی جگہ پر واقع ہے۔ یہ مکان ہم نے زمین خرید کر خود تعمیر کیا ہے۔ اس سکول میں ایک انڈر گریجوایٹ احمدی عطاء اللہ صاحب تعلیم دیتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک مولوی صاحب ہیں۔ جو ہندی بھی پڑھاتے ہیں ؛

سانڈھن میں ہمارا ہسپتال

موضع سانڈھن کی آبادی چونکہ بہت بڑی ہے۔ اس لئے ہماری طرف سے وہاں ایک ہسپتال بھی قائم کیا گیا ہے۔ جس میں ڈاکٹر چودھری نور احمد صاحب احمدی سب اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں ؛

پرکھم صالح نگر اور کھڑوائی میں تعمیر مدارس

"پرکھم" "صالح نگر" اور کھڑوائی کے دیہات میں مدت سے ہمارے سکول قائم ہیں۔ اور ہر سہ دیہات میں نہایت سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔

اتنک کرایہ کے مکانات یا جو پالوں میں تعلیم دی جاتی تھی۔ مگر اب زمین خرید کر دیہات کے مناسب حال عمارت بنانا زیر تجویز ہے۔ عنقریب یہ عمارتیں تیار ہو جائینگی۔ جن کے لئے روپیہ منظور ہو چکا ہے۔

مرتد دیہات میں مرمت مساجد

"آنور" اور "اسپار" کے دیہات مرتد ہو چکے ہیں۔ وہاں کی مساجد نہایت خستہ حالت میں تھیں۔ ہم نے ان مساجد کی اپنے خرچ پر مرمت کرائی ہے۔ کیونکہ اگر ان کی مرمت نہ کرائی جاتی تو اسی برسات میں چھتیں گر جاتیں۔ میرزا غلام رسول صاحب پر حملہ کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ مرتدین اسپار کی مسجد کو گرانا چاہتے تھے۔ اور آپ اسکی مخالفت کر رہے ہیں۔

ایک شاہی مسجد کی مرمت ایک احمدی مبلغ کا بے مثال ایثار

موضع بیری جو تمام کا تمام مرتد ہو چکا ہے اس میں ہمارے ایک مخلص مبلغ محمد حنیف صاحب قریشی کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے پہلے تین ماہ کے لئے زندگی وقف کی تھی اس کو ایک لمبے عرصہ تک بڑھا دیا ہے۔

اس گاؤں میں شاہی زمانہ کی ایک مسجد ہے جس کے بیرونی احاطہ کی ایک دیوار گر گئی تھی۔ اور اندرونی فرش بالکل خراب ہو چکا تھا۔ مبلغ نے اپنے ہاتھ سے فرش بنایا۔ اور دیوار کو از سر نو تعمیر کیا۔ اور مسجد کے احاطہ میں اپنے شاگردوں کو ساتھ ملا کر ایک کنوآں بھی کھودا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو قبول فرمائے۔

مرتدین کے دوبارہ اسلام میں آنے کی شہادت

ٹھاکر ساتورنا اور ملاکے دوبارہ قبول اسلام کے متعلق ہم نے اعلان کیا تھا۔ اس کی تصدیق ۸۳ مسلمانوں اور ہندؤں نے کرکے ہمارے پاس بھیجدی ہے۔

خاکسار

فتح محمد خان سیال ایم۔ اے امیر احمدی وفد المجاہدین قادیان ازآگرہ

امارت شرعیہ بہار کے ناظر صاحب کی غلط بیانیوں کی تردید

یا دش بخیر نظارت امارت شرعیہ صوبہ بہار واڑیسہ نے بھی انگڑائی لی۔ اور فتنہ ارتداد نے اس کو بھی جگا ہی دیا۔ مگر اس کے پہلے وار کے ہدف احمدی بنے ہیں۔ چنانچہ "جناب ابوالبیان اعجاز گیلانی صاحب ناظر امارت شرعیہ بہار" اپنی مراسلت مندرجہ اخبار مبلغ دہلی مورخہ ۱۴ راگست میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"قادیانی حضرات تبلیغ مرزائیت میں بہت سرگرم ہیں۔ ایک مقام سے تین شخصوں کو بہکا کر قادیان لے گئے۔ اور شادی کا تملق بھی دے گئے تھے۔ مگر واپسی کے بعد بفضلہ تعالیٰ دو شخص تو تائب ہوگئے۔ اور ایک ابتک مرزائیت کا معتقد ہے۔ مرزائیوں کی طرف سے اسکو مبلغ دو سو روپیہ کا بیل خرید کر دیا گیا ہے۔ پیر جماعت علی صاحب کے مبلغین خصوصیت کے ساتھ قادیانیوں کے مقابلہ میں مرزائیت کی بھی خوب خبر لیا کرتے ہیں"۔

اس تحریر میں نظارت امارت شرعیہ کی طرف سے تین الزام لگائے گئے ہیں۔

۱۔ ہم نے کسی شخص کو دو صد روپیہ کا بیل خرید کر دیا ہے۔

۲۔ ہم نے لوگوں کو شادیوں کا لالچ دیا۔

۳۔ ہم لوگوں کو بہکاتے ہیں۔ ایک اور بات یہ ہے کہ پیر جماعت علی صاحب کی جماعت ہماری مخالفت میں سرگرم ہے۔

آخری بات کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہمارے خلاف بہت سی کوششیں "وفد جماعتیہ" کی طرف سے ظہور میں آرہی ہیں۔ لیکن ان کی مخالفت بجز ارتداد کی مقابلہ کو نقصان پہنچانے کے جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے ہیچ ہیں۔ مگر وفد پیر جماعت علی صاحب کے متعلق جو یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ وہ احمدیوں کی خوب مخالفت کرتے ہیں یہ ظاہر کر رہا ہے۔ کہ میدان ارتداد میں کون خرابی کا ذمہ دار ہے۔ تیسری بات کا جواب یہ ہے کہ ہمیں لوگوں کو بہکانے کی ضرورت نہیں۔ بہکائے وہ جو سمجھا نہ سکے۔ ہم اگر قادیان میں کسی کو لیجاتے ہیں۔ تو اس لئے کہ قادیان میں تعلیم و تربیت کا بہترین انتظام ہے۔ اور اگر دوسروں کے پاس بھی ایسا ہی انتظام ہو تو وہ بھی اس مفید طریق پر عمل کریں نہ یہ کہ اپنے نقص کو چھپانے کے لئے دوسرے کی خوبی کو عیب کرکے دکھائیں۔ دوسرا الزام نہایت ہی بازاری اور شرافت سے گرا ہوا ہے۔ جس سے ان لوگوں پر رونا آتا ہے۔ جو "امارت شرعیہ" کے ذمہ دار کارکن ہو کر شریعت کو یوں پامال کر رہے ہیں۔ پھر ہم نے کسی شخص کو نہ دو سو روپیہ دیا نہ کسی کو بیل خرید کر دینے کے بدلے میں احمدی بنا کر قادیان بھیجا۔ یہ سب جھوٹ اور گندی بکواس ہے۔ اگر امارت شرعیہ کے رپورٹر "مولوی عبد القوی" کی رپورٹ کچھ بھی "قوی" ہے۔ تو وہ اسکا ثبوت دیں۔ اور مبلغ دو صد روپیہ ثبوت دینے کے بدلے میں انعام لیں۔

خاکسار:۔ میرزا عبد الحق بی۔ اے احمدی مبلغ ایٹہ

اراضی ریاست کاشی پور

چونکہ اراضی ریاست کاشی پور کے متعلق بعض شکایات پہنچی ہیں اس لئے ہم مختار عام و دیگر کارپردازان ریاست کاشی پور سے جنکی درخواستوں پر ہمنے اعلانات اس اراضی کے متعلق کئے تھے۔ بعض اور ضروری معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ پس احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ابھی اراضی لینے کے خواہشمند نہ ہوں۔ ہاں اگر خود موقع پر پہنچکر ہر قسم کا اطمینان کرکے زمین لینے کا ارادہ کر لیا ہے۔ تو وہ علیحدہ بات ہے۔ اگر ایسے احباب ہم کو بھی اطلاع دیں تو ہم شکر گذار ہوں گے۔

ناظر امور عامہ قادیان

لنڈن میں عید اضحیٰ

نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ

عید کا پروگرام

لنڈن میں عید سعید عید اضحیٰ ۲۵ جولائی کو منائی گئی۔ عید سے قبل امام جماعت احمدیہ و ممبران جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے مطبوعہ دعوتی خطوط معہ مطبوعہ پروگرام ایسے اصحاب و احباب کو بھیجے گئے جو کسی نہ کسی طرح سلسلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ پروگرام عید حسب ذیل تھا:-

نماز عید و خطبہ - ۳۰-۱۱ بجے صبح

عید مبارک - اسلامی سلام - مشرق و مغرب کا ملاپ محمد رسول اللہ کے قدموں میں -

لنچ - ۱ بجے سہ پہر

چائے ۴ بجے شام

خاص لیکچر - اسلام - یورپ کی بیماریوں کا علاج

مقرر ایم - بی جنجوعہ احمدی بی اے (اوکسن) بیرسٹرایٹ لاء -

دارالتبلیغ احمدیہ لنڈن

اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ سلطنت برطانیہ کے دارالحکومت میں سلسلہ احمدیہ کا مرکز معلوم کریں تو تھوڑی دیر کے لئے شملہ کی بلندیوں پر پہونچ کر ایک بہترین سرکاری بنگلہ کا انتخاب کریں۔ اور اسے ذہن میں رکھ کر اب آپ سنیں کہ مضافات لنڈن میں ایسٹ پٹنی اور سوتھ فیلڈز ریلوے اسٹیشنوں کے وسط میں پرفضا عمدہ علاقہ میں جو لنڈن بھی ہے اور لنڈن سے باہر بھی۔ ایک سہ منزلہ کلس دار مکان دوسری عمارتوں سے جدا اپنے باغ میں سبزی لہلہاتے ہوئے نظارہ کے وسط میں دیکھنے والے کے دل کو باغ باغ کرتا ہوا "احمدیہ مسجد" کے نام سے موسوم واقعہ ہے۔ اس کے ہر دو پھاٹکوں پر مسجد The masque. لکھا ہے ؛

عید کے دن

عید کے دن باغ اور مکان کی آرائش کی گئی تھی۔ مسجد کے دروازہ پر پھولوں کے گملے آراستہ تھے۔ باغ کے بلند ہموار گھاس اور قطعہ زمین پر غلیچے بچھائے گئے۔ اور کرسیوں کی کافی تعداد خطبہ سننے والوں کے لئے غالیچوں کے گرد بچھا دی گئی کھانے کا انتظام پوری صفائی اور عزت کے ساتھ اسی جگہ کھلی ہوا میں کیا گیا۔ قریباً نوے مہمان جنمیں انگریز - مصری - جرمن - یوروپین - ایشیائی افریقین تھے۔ وقت مقررہ پر آ گئے۔ اور گیارہ بجے نماز شروع ہوئی۔ خطبہ انگریزی زبان میں ہوا۔ امام نے قربانی کے فلسفہ پر حضرت ابراہیم و اسمٰعیل کی مثال دیکر حسب موقعہ خطبہ پڑھا۔ جسے مسلم و غیر مسلم احمدی و غیر احمدی نے پسند کیا۔ خطبہ میں حضرت مسیح موعود کی بعثت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فضیلت کا ذکر کیا گیا۔ اور روحانی خوراک کے بعد لوگوں کو جسمانی کھانا پورے انتظام کے ساتھ کھلایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ باوجود ہمارے سیاسیات سے علیحدہ رہنے کے نیک دل لوگ سلسلہ سے محبت رکھتے ہیں۔ اور ہر شخص جو آیا خوش اور بہایت اچھا اثر لے کر گیا ؛

اخبارات کی رائے

نیرایسٹ ہماری عید کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"عید اضحیٰ کی تقریب کل احمدیہ مسجد واقع ۶۳ ملروز روڈ سوتھ فیلڈز میں منائی گئی۔ اور نماز و خطبہ کے علاوہ تیسرے پہر ایم بی جنجوعہ بی اے اوکسن بیرسٹرایٹ لار کا لیکچر اسلام - یورپ کی امراض کی دوا" پر ہوا" ؛

ڈیلی نیوز لکھتا ہے:-

"اسلام سوتھ فیلڈز میں" انگریز - جرمن - ہندوستانی مشرقی و مغربی افریقن، مرد و عورتیں مسجد سوتھ فیلڈز میں کل عید اضحیٰ کی تقریب پر جمع ہوئے۔ یہ تقریب مسلمانوں کی دوسری عید ہے۔ اور "عید قربانی" کے نام سے بھی موسوم ہے۔

جائے نماز باغ میں گھاس پر بچھا دئے گئے۔ اور زیادہ پرہیزگار لوگوں نے جوتے اتار دئے پیشوائے مذہب ریورنڈ مولوی عبدالرحیم نیرؔ نے خطبہ پڑھا اور بعد خطبہ امام مقتدیوں سے بغلگیر ہوا۔ دوپہر کا کھانا جس میں سالن و چاول اور میوہ تھا۔ میزوں پر کھلایا گیا۔

تیسرے پہر کا جلسہ

اگرچہ بارش کی وجہ سے انتظام میں قدرے دقت ہوئی۔ مگر چونکہ خدا کے فضل سے جگہ کافی ہے۔ اس لئے کمرہ مسجد اور سقف محراب کو ملا کر کافی جگہ بن گئی۔ دعوت چائے کے بعد جس میں ۲۰ کے قریب احباب شامل تھے خاص لیکچر کے لئے لوگ جمع ہوئے۔ حاضرین میں ڈاکٹر و میڈم ہنری ایم لیون اور شیخ و میڈم خالد شلڈریک بھی شامل تھے۔ لیکچرار کا حاضرین سے تعارف کراتے وقت مبلغ سلسلہ احمدیہ نے جو میر مجلس بھی تھا۔ حضرت مسیح موعود کے پیغام کا اور آپ کی کامیابی کا ذکر کیا اور آپ کو بھوکوں کے لئے روٹی - پیاسوں کے لئے پانی اور اندھیرے والوں کی روشنی بتا کر آپ کی پیشگوئی متعلق تبلیغ لنڈن کے شان کے ساتھ پورا ہونے کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی۔ اس کے بعد چودہری مولا بخش جنجوعہ بی اے بیرسٹرایٹ لار کا لیکچر پوری کامیابی سے ہوا۔ چودہری صاحب کے بعد ڈاکٹر ہنری ایم لیون نے مختصر تقریر کی۔ جس کے بعد میر مجلس نے حاضرین کا شکریہ ادا کر کے اور عید مبارک کہکر مسیح موعود کے پیغام کی طرف دوبارہ توجہ دلا کر دعا پر جلسہ کو ختم کیا ؛

چودہری مولا بخش صاحب کا لیکچر

وہ قوم یقیناً ایک زندہ قوم ہے۔ جس کے نوجوانوں میں اشاعت حق کا جوش ہو میں حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور اس حقیقی جوش تبلیغ پر جو حضور کے نوجوان خدام میں [illegible] مبارکباد عرض کرتا ہوں کیونکہ کیا مغربی افریقن، کیا ہندوستانی اور کیا جنوبی افریقن سب پختہ قادیانی اور نبوت مسیح موعود کی اشاعت کو حیات عالم یقین کرنے والے ہیں ان میں ممتاز وجود ہمارے مکرم چودہری صاحب ممدوح کا ہے۔ آپ عراق سے انگلستان آئے ریلوے چھوڑ جہاز پر سوار ہوئے۔ اور خشکی و

ترقی کر کے معہ اہل و عیال لنڈن پہنچے - پہلے آتے ہی بیرسٹری پاس کر لی - اور اب اللہ کے فضل سے اکسفورڈ سے بی اے آنرز کی ڈگری حاصل کر لی ہے - اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے - کہ وہ ہر طرح اپنے کام میں کامیاب ہونگے - اور احمدی قوم غالباً لاہور میں اپنے ایک اور بیرسٹر کا اضافہ دیکھیگی - یہ ہیں چودہری جنجوعہ صاحب بلحاظ اپنی قابلیت مگر بلحاظ پختگی مذہب اب وہ جیان ہیں - کہ باوجود بعض سخت قسم کی مخالفانہ اثرات کے آپ کا قدم اصل احمدیت کے راستہ پر ہر روز پہلے سے تیز چلتا رہا ہے - غرض ان چودہری صاحب نے اس ملک میں جہاں ایک بدنام کنندہ احمدیت نے کہا تھا کہ "یہاں احمد (علیہ السلام) کا نام لینا سمِ قاتل ہے"۔ وہاں ہاں وہاں احمدیہ مسجد میں احمدی چھت کے نیچے غیر احمدیوں کے سامنے یورپ کے امراض کی دوا کا ذکر کرتے ہوئے کہا - "یورپ کی تمدنی سیاسی - اخلاقی مذہبی اور ہر طرح بگڑی ہوئی حالت کو دیکھ کر خدا نے ایک عظیم الشان نبی بھیجا - جو احمد قادیانی کے وجود میں ظاہر ہوا - اور اس کی تعلیم اسلام میں یورپ کی "حیات" ہے"۔

یہ لیکچر اللہ کے فضل سے بہت کامیاب ہوا -

متفرق

بر موقعہ عہد نامہ لوزان ہز اکسلنسی عصمت پاشا کو یہاں سے مبارکباد کا تار دیا گیا - جس کا ہز اکسلنسی نے مفصلہ ذیل دیا:-

Imam Ahmadia Masque Islamabad London Hearty thanks for your kind massage Ismat.

"امام مسجد احمدیہ اسلام آباد لنڈن - آپ کے تلطف آمیز پیام کا دلی شکریہ - عصمت"

ملک معظم شہنشاہ برطانیہ ۲۸ جولائی کو ہمارے ضلع میں تشریف لائے - حضور میں پیغام خوش آمدید عرض کر دیا گیا - جس کا جواب وزیر داخلہ سلطنت برطانیہ کی طرف سے دستی تحریر میں موصول ہوا ہے - ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے خاکسار کی طرف متوجہ ہو کر سلام کا جواب نہایت محبت آمیز طریقہ سے دیا -

عید کے موقعہ پر ہز اکسلنسی وزیر سردار افغانستان اور ہز اکسلنسی موسیٰ کاظم پاشا

اپریز فلسطین کے پیغامہائے تہنیت و مبارکباد آئے

فریضہ زکوٰۃ

۳

زکوٰۃ ایک نہایت اہم فریضہ ہے - اس کی ادائگی ہر ایک صاحب نصاب مرد و عورت کے لئے ایسی ہی ضروری ہے - جیسے دیگر ارکان اسلام کی پابندی - مگر عام طور پر اسبارے میں سُستی کی جاتی ہے - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ ادا کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلانے کا خاص ارشاد فرمایا ہے اگر باوجود اطلاع ہو جانے کے اب بھی کوئی شخص اس کی ادائگی سے پہلوتہی کریگا - تو اس کا معاملہ حضور کی خدمت میں پیش کیا جائیگا - تمام جماعتوں کے کارکن اصحاب دوسروں کو اس اعلان سے آگاہ کر دیں -

خاکسار

ناظر تعلیم و تربیت قادیان -

عشر آمد کی وصیت کرنے والوں کے متعلق
ضروری اعلان

ایک دوست نے جو ضلع منٹگمری میں ملازم ہیں - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام کے حضور میری معرفت درخواست بھجوائی - جس کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ میں نے غالباً دسمبر ۱۹۱۵ء میں اپنی ماہواری آمد کی وصیت کی تھی - جولائی ۱۹۱۹ء تک تو باقاعدہ حصہ وصیت ادا ہوتا رہا - مگر اگست ۱۹۱۹ء سے تین سال تک میں حصہ وصیت یعنی عشر آمد ادا نہ کر سکا - کیونکہ میرے سر پر قرض تھا - اور بھی بنا یا - گو اب مجھے قرض سے رہائی ہے - مگر میرا ارادہ یہ ہے کہ گذشتہ کے عرصہ میں جو وصیت ادا نہیں ہوئی اسے اگر آنجناب معاف فرما دیں تو کے لئے جنوری ۱۹۲۴ء سے باقاعدہ ادا کرنی شروع کر دوں - حالات کی مجبوری کی وجہ سے ایسا ہوا - ورنہ کوئی عذر نہ تھا"

اس پر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے یہ ارشاد فرمایا "وصیت معاف نہیں ہو سکتی - آہستہ آہستہ کر دیدیں"

وہ تمام احباب جنہوں نے عشر آمد کی وصیت کی ہوئی انہیں سے بعض احباب اپنی ماہوار آمدنی میں سے ماہوار اپنا حصہ آمد ادا نہیں کرتے - اور جب خاصی ان کے نام اکٹھی ہو جاتی ہے تو اس رقم کا ادا کرنا مشکل

لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ سے احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ماہوار آمد کا حصہ موعودہ ہر ماہ اختتام پر دفتر محاسب میں فوراً بھیجدیا کریں - اور ساتھ ہی یہ لکھ دیا کریں کہ فلاں ماہ کی اس قدر آمدنی اسقدر حصہ ہے - تاکہ آپ کے کھاتہ جات پر وقت مکمل رہیں - اور وہ دوست جن کو کسی ماہ میں کوئی آمدنی ہو - وہ بھی بذریعہ کارڈ دفتر بہشتی مقبرہ میں اطلاع ضرور دیا کریں کہ فلاں ماہ میں مجھے کوئی آمد نہیں ہوئی - اور روپیہ وصیت بھیجتے وقت یا خط و کتابت کرتے وقت نمبر وصیت کا ضرور دیا کریں والسلام -

افسر مقبرہ بہشتی - قادیان دارالامان

مختصر تازہ خبریں

— گھوری متصل پلول میں ہندو جاٹوں نے ایک مسجد شہید کر دی ہے۔

— پنڈت مالویہ نے ہندو مہاسبھا بنارس کا خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے کہا۔ ہندوستان میں صرف چالیس ہزار اصلی مسلمان ہیں۔ باقی سب نومسلم ہیں۔ اگر ہندو اب بھی غافل رہے۔ تو مسلمان اور عیسائی انہیں جذب کر لینگے۔ اگر ہندو اپنی قوم کو قائم رکھنا اور اپنی عورتوں کو بے عصمتی سے بچانا چاہتے ہیں۔ تو متحد ہو جائیں۔

— تنگن متصل امرتسر میں ایک بم پھٹنے سے دو جانیں ضائع ہو گئیں

— ہیرا منڈی لاہور میں ایک پارسی عورت کو شراب فروشی کا لائسنس دیا گیا ہے۔ جو خود شراب فروخت کرتی ہے۔

— ہندو مہاسبھا بنارس کے اجلاس ۱۸ راگست میں سخت بدامنی واقع ہوئی۔ بحث شادی کے لئے لڑکیوں کی عمر متعین کرنے کے متعلق تھی۔ پلیٹ فارم پر ہاتھا پائی تک نوبت پہونچی۔ مالوی صاحب نے بڑی مشکل سے امن قائم کیا۔ مگر اثنائے کارروائی میں بدنظمیوں کا سلسلہ جاری رہا۔ چھوت چھات کے اڑانے کے متعلق ریزولیوشن پاس کرانے میں راسخ الاعتقاد پنڈتوں کی مخالفت کی وجہ سے سخت ناکامی ہوئی۔ مختلف فرقوں کے ہندوؤں کا ایک دسترخوان پر بیٹھکر کھانے کا ریزولیوشن بھی پاس نہ ہو سکا

— شاہدرہ (دہلی) میں ہندوؤں نے مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے چماروں سے سوروں کا جلوس نکلوایا

— ۲۱ راگست لاہور میں پنڈت موتی لال نہرو نے تقریر کی۔ جس میں بیان کیا۔ کہ مجھے ہندو سبھا کے قیام میں خطرہ نظر آ رہا ہے۔

— لارڈ ہیڈلے مکہ میں شاہ حسین کے مہمان رہے شاہ حجاز نے ان کو تمغہ دیا۔ اب جدہ کے رستہ واپس ولایت جا رہے ہیں۔

— جرمنی کی نئی وزارت مرتب ہو گئی ہے۔

— پٹنہ میں ایک ہندو عورت کو وکلا کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ صوبہ بہار کی پہلی وکیل عورت ہے

— آئرلینڈ کے انقلاب پسندوں کا لیڈر مسٹر ڈی ویلیرا کو سلطنت کی فوج نے گرفتار کر لیا گرفتاری کے وقت ڈی ویلیرا بے ہوش ہو گیا۔

— آسام کی قانونی کونسل نے طلبا اور نابالغوں کے لئے امتناع استعمال تمباکو کا قانون پاس کر دیا ہے

— لالہ راجپت رائے کو ۱۶ راگست میعاد قید ختم ہونے سے قبل بوجہ تپ دق میں مبتلا ہونے کے رہا کر دیا گیا۔

— مولوی حسرت موہانی پر اس الزام میں ایک نیا مقدمہ چلایا گیا ہے۔ کہ وہ ایک وارڈر کے ذریعہ ایک خط باہر بھیجنے کی کوشش کرکے قواعد جیل کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے۔ وارڈر بھی ماخوذ ہے۔ دونوں پر فرد جرم لگ گئی ہے۔

— سیٹھ جگل کشور برلا جس نے ارتداد کے لئے بہت بڑی رقم آریوں کو دی ہے۔ اب بنارس ہندو یونیورسٹی کے طلباء کے لئے پندرہ پندرہ روپیہ کے سو وظائف دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ وظائف برہمنوں جینیوں۔ سکھوں اور ادنےٰ اقوام کے لئے مخصوص ہیں

— مولوی حسین احمد صاحب جو علی برادران کے ساتھ قید ہوئے تھے۔ سابرمتی جیل سے رہا کر دئے گئے

— مسٹر سنکر نائر لاہور سے بمبئی روانہ ہو گئے ہیں جاتے وقت انہوں نے لالہ لاجپت رائے سے ملاقات کی

— موضع لیہ بوہڑ والہ ضلع شیخوپورہ میں لبانہ قوم کے سکھوں نے اپنی کثرت کی وجہ سے مسلمانوں کو جن کے چند گھر ہیں۔ اذان دینے سے زبردستی روک دیا ہے۔

— خلافت کمیٹی کراچی نے اعلان کیا ہے۔ کہ کراچی میں جو حاجی واپس آئے ہیں۔ وہ شریف مکہ کے افسروں کی بدسلوکی کے سخت شاکی ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ شریف کے افسروں نے ان کے ساتھ ایسی سختی کی ہے۔ جو پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ لیکن ظفر الملک صاحب ایڈیٹر ناظر نے مدینہ سے پیام میں لکھا ہے۔ کہ شریف صاحب نے انگریزوں کے اصول پر عمل کرکے حجاج کی راحت کا حتی المقدور اہتمام کیا ہے۔ گو شریف اور ان کے بدوؤں کو اس سے معقول آمدنی ہو جاتی ہے۔ مگر فی الجملہ حجاج کو پہلے کے مقابلہ میں آرام ہے۔

— اخبار وکیل چند دن بند رہنے کے بعد اب پھر باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔

— مہاراجگان ہند کا دہلی میں اجلاس ۱۵ نومبر سے شروع ہوگا۔

— ببر اکالی جتھے کے خلاف مقدمہ کی سماعت لاہور میں شروع ہو گئی ہے۔ سماعت بند کمرہ میں ہوتی ہے

— لارڈ کرزن آجکل فرانس میں زیر علاج ہیں۔

— ترکان احرار نے آئندہ کے لئے غازی کمال پاشا کو اپنا پریذیڈنٹ منتخب کیا ہے۔ اور انگورا کو ہی دارالسلطنت رکھا ہے۔

— معاصر زمیندار کے منی آرڈر مہتمم زمیندار کی درخواست پر عدالت نے پھر جاری کر دئے ہیں۔ عذر داری کی تاریخ ۱۶ راکتوبر مقرر ہوئی ہے۔

— بمبئی میونسپلٹی نے قرارداد منظور کی ہے کہ آٹھ برس سے کم عمر کی گائیں ذبح نہ ہوں۔

— ظہیر الدین اروپی جس نے ایڈیٹر کیسری اخبار کے حق میں یہ شہادت دیتے ہوئے کہ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام لگانے میں آپ کی ہتک نہیں کی۔ کہا تھا۔ کہ میں جماعت احمدیہ کے ایک فریق کا لیڈر ہوں اس پر لاہور میں دھوکہ دہی کا مقدمہ چل رہا ہے۔ مدعی کا بیان یہ ہے۔ کہ ظہیر الدین نے اسے ایک عورت دکھا کر اس سے اس شرط پر روپیہ وصول کیا۔ کہ اس عورت سے نکاح کر دیگا۔ مگر بعد میں نہ کیا۔ اس امر کی تائید میں کئی گواہ گذر چکے ہیں۔

— فساد اجمیر کے سلسلہ میں نواب ٹونک کا ایک لڑکا بھی گرفتار کیا گیا۔ اور اس پر مقدمہ چل رہا ہے۔

پنجاب بانڈس ۱۹۳۳ء (تمسک)

پنجاب گورنمنٹ یہ قرض کیوں لے رہی ہے؟

صوبہ ہی میں فراہم کئے ہوئے سرمایہ سے صوبہ کی ترقی کے لئے وسائل بہم پہنچانے کے لئے۔

یہ قرض کیا ہے؟

پنجاب گورنمنٹ تلہ ویلی اور دیگر فائدہ بخش نہری تجاویز پر خرچ کرنے کے لئے ایک کروڑ روپیہ قرض لے رہی ہے۔

ضمانت کیا ہے؟

پنجاب گورنمنٹ کے جملہ محاصل۔

شرح سود کیا ہے؟

ایک آنہ فی روپیہ

مجھے روپیہ کب واپس ملیگا؟

دس سال میں۔ لیکن اگر تم تلہ ویلی نہر پر زمین خریدو تو تمہارے بانڈ (تمسک) اسکی قیمت میں پوری شرح پر مجرا لئے جائیں گے۔

میں قرض دینے کے لئے کہاں درخواست کروں؟

پنجاب کے کسی سرکاری خزانہ یا اسکی شاخ یا امپیریل بنک کی کسی شاخ میں۔

میں کس طرح درخواست کروں؟

تم کو جو فارم دیا جائے۔ اسکی خانہ پوری کرو۔ اور روپیہ داخل کرو۔

سود کب سے شروع ہو گا؟

جس تاریخ سے تم روپیہ ادا کرو۔

مجھے سود کس طرح ملیگا؟

۱۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک کا سود تم کو روپیہ داخل کرنے کے وقت نقد دیا جائیگا۔ بعد ازاں ششماہی پنجاب کے کسی سرکاری خزانہ یا اسکی شاخ سے جہاں تم چاہو کہ تم کو سود ادا کیا جایا کرے۔

میں اس قرض کے لئے کب روپیہ دے سکتا ہوں؟

یکم ستمبر ۱۹۳۳ء سے زیادہ سے زیادہ چھ ہفتہ تک۔ اور جب ایک کروڑ کے قریب جمع ہو جائے۔ تو قرض لینا فوراً بند کر دیا جائیگا؟

میں قرض کیوں دوں؟

(الف) کیونکہ تم کو عمدہ ضمانت اور معقول سود ملیگا (ب) کیونکہ اگر تم نیلام میں کامیاب رہو۔ تو ہمیشہ اپنے روپیہ کو زمین کی صورت میں بدل سکو گے (ج) کیونکہ اپنے صوبہ کی ترقی میں مدد دیکر تم ایک اچھے شہری کا فرض ادا کرو گے۔

مائیلز اروناگ

سکرٹری پنجاب گورنمنٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)